

نقد و تبصرہ

نام کتاب : اصول الکرخی

مصنف : امام عبیداللہ بن الحسین الکرخی

مترجم : عبدالرحیم اشرف بلوج

ناشر : ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد

قیمت : پانچ روپے

قرآن کریم کا مطالعہ کرنے والوں پر یہ امر مخفی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں بار بار انسان کو فکر و تدبیر کی دعوت دی ہے اور عقل و خرد کی جو گران بھا نعمت انسان کو بخشی کئی ہے اس سے بوری طرح فائدہ اٹھانے کا بتاکید حکم دیا گیا ہے۔ جہاں کبریاتی اور وحدانیت کے اثبات میں تکوینی دلائل کا بکترت ذکر کیا گیا ہے وہاں یہ جملے یہی بار بار دھراتیں گئے ہیں، ان فی ذلک لایات لقوم یتفکرون (۱۳ = ۳) ان فی ذلک لایات لقوم یعقلون (۱۴ = ۳) ان فی ذلک لایۃ لقوم یسمعون - (۱۵ = ۶۵) -

جو لوگ عقل و خرد سے کام نہیں لیتے اور آنکھیں بند کئے ایک ڈگر پر روان دوان رہتے ہیں ان کے متعلق فرمایا، ان ہم کا الانعام بل ہم افضل سبیلا (۲۵ = ۳۳) کہ وہ ڈنگروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گم کردہ راہ ہیں۔

قرآن کریم میں اس مضبوط کے بتکرار اعادہ سے مقصد یہ ہے کہ خاتم الانبیاء سید الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی ایسی ذہنی تربیت کی جائے کہ وہ عقل و خرد کی آنکھ کو کھلا رکھے اور غور و تدبیر کو اپنا شمار بنائے اور معلوم سے غیر معلوم کے عرفان تک رسائی حاصل کرنے کے لئے کوشش رہے۔

اسی قرآنی تربیت کا نتیجہ تھا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نے اور پھر ان کی تربیت سے فیض یافتہ تابعین اور تبع تابعین نے دین کو سمجھنے کے لئے اور شریعت کے احکام کی غرض و غایت تک رسائی حاصل کرنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کے

استعمال کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور متعدد فقہی جزئیات میں غور و فکر اور استقراء کر کے ایسے قواعد کلیہ مستبط کر جنکی روشنی میں قیامت تک آئے والے جدید مسائل کا حل دریافت کیا جا سکتا ہے اور یہی خصوصیت اس شریعت کے تا ابد باقی رہنے کی ضامن ہے امام ابو الحسن عبید اللہ بن حسین الحنفی الکرخی قدس سرہ (متوفی ۳۲۰ھ) محققین فقهاء کے سرخیل ہیں انہوں نے اپنے ایک مختصر سیر رسالے میں جو چودہ پندرہ صفحات پر مشتمل ہے فقه اسلامی کے ایسے کلیات درج کر دینے ہیں جن کی اساس پر فقه اسلامی کا قصر رفیع قائم ہوا ہے۔ ان اصولوں کی تعداد صرف انتالیس (۳۹) ہے۔ عام لوگوں کے لئے ان سیر کماحقة استفادہ ممکن نہ ہوتا اگر امام نجم الدین ابو حفص عصر بن محمد بن احمد النسفي رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۳۲ھ) فقہی مثالوں سے انکیوضاحت نہ فرمادینے، اس رسالے میں مندرج تمام اصولوں کو زیر بحث لانا ضروری نہیں۔ ہر طالب علم اس مختصر کتاب کے مطالعہ کر لئے تھوڑا سا وقت باسانی نکال سکتا ہے اور بذات خود ان اصولوں میں سمعنے ہونے اسرار و معارف پر آگاہی حاصل کر سکتا ہے، یہاں صرف چند مثالوں کے ذکر پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

اصل نمبر ۱۳ - یہ ہے کہ جس نر کسی چیز کا التزام کیا اور اس چیز کے نفاذ کر لئے کوئی شرط بھی ہے تو جو چیز دوسرے کے اثر کرنے کے لئے شرط ہے وہ حکم کے اعتبار سے سابق ہے اور دوسرا لاحق ہو گا اور سابق کا پایا جانا لاحق کی درستی اور جواز کر لئے لازمی ہو گا۔ مثال، علامہ نسفی فرماتے ہیں جیسے کوئی شخص نماز کا اہتمام کرے تو اس پر نماز کی ادائیگی سے قبل طہارت کا اہتمام لازم ہو گا کیونکہ طہارت نماز کے لئے شرط ہے۔

اصل نمبر ۱۵، یہ ہے کہ وہ فساد جو اصل عقد (معاملہ) میں واقع ہو اور وہ فساد جو عقد کے متعلقات میں سے کسی ایک میں واقع ہو ان دونوں میں فرق کیا جائے گا۔

علامہ نسفی نے یہ مثال دیکھ اسکی تشریح کی ہے۔

جب کوئی شخص کسی غلام کو فروخت کر دے ایک ہزار درہم اور

ایک رطل شراب کر عوض تو بیع فاسد ہو جائز گی بھر انہوں نے خمر کو عوض سے نکال بھی دیا تو بیع جائز نہ ہو گی کیونکہ فساد اصل عقد میں واقع ہوا ہے اور اگر اس نے فروخت کیا تو ایک غلام کو ایک ہزار درهم فصل کی کشائی کر وقت مسوجل (ادھار) پر تو بیع فاسد ہو جائز گی کیونکہ اجل (مدت ادائی) نامعلوم ہے بھر اگر انہوں نے کشائی کا وقت آئے سے قبل ہی اجل کی شرط کو نکال دیا تو عقد جائز ہو جائز گا کیونکہ (ادائی کر وقت کی تعین) بیع کر متعلقات میں سے ہے -

ایسے قواعد کلیہ کے مطالعہ سے ایک طالب علم کر لئے جزئیات کا استخراج سہل اور آسان ہو جاتا ہے اگرچہ امام کرخی کو اس میدان میں سبقت کا شرف حاصل ہے لیکن بعد میں آئے والی علماء نے بھی انکی اقتداء میں ایسے اصولوں کے استنباط اور ان کو مرتب کرنے میں بڑی جانکاری سے کوششیں کی ہیں - اکثر فقهاء کرام نے اپنی تصنیفیں ان قواعد کلیہ کی طرف جابجا اشارے کرے ہیں - اس وقت جو کتب میرے پیش نظر ہیں ان میں علامہ زین الدین ابن نجم الحنفی کی کتاب ، « الاشباه والنظائر » سر فہرست ہے - انہوں نے اپنی کتاب کو سات فنون میں تقسیم کیا ہے - فن اول جو تقریباً ڈیڑھ سو صفحات پر مشتمل ہے ان قواعد کلیہ کیلئے مخصوص ہے ، ہر قاعدہ کے بعد اس سے مستبط ہونے والی تفریعات اور مستثنیات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے ، جس کے مطالعہ سے ان بنیادی اصولوں کی پختگی اور جامعیت کو تسلیم کرنا پڑتا ہے جن پر اسلام کا فقہی نظام استوار کیا گیا ہے اور جس میں ہر زمانے کے چیلنج کا جواب دینے کی صلاحیت ہے۔ فقه اسلامی کے ہر طالب علم سے سیری درخواست ہے کہ وہ خصوصیت کے ساتھ ابن نجمیم کی الاشباه والنظائر کے فن اول کا ضرور مطالعہ کرے - ان سے پہلے امام جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) نے بھی الاشباه والنظائر کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی جس میں فقه شافعی کی فروعات کی تشریح کی - لیکن ان سب سے زیادہ جامع اور مہتم بالشان کام وہ ہے جو المجلہ کی مجلس مدونین نے سر انجام دیا - انہوں نے ابتداء میں سو (۱۰۰) فقہی قواعد درج کئے ہیں جو

فقہ کی مستند کتب میں لکھر ہونے تھے اس کے بعد انہوں نے ان فقہی ابسواب کو جن کا تعلق معاملات سے ہے دفعات کی شکل میں مرتب کر دیا۔
تاکہ قضاۃ کو کسی مقدمہ کا فیصلہ کرنے وقت ان سے استفادہ کرنے میں آسانی ہو۔

ادارہ تحقیقات اسلامی ہدیہ تبرک کا مستحق ہے کہ اس نے

امت مسلمہ کی علمی ثروت جو یہ التفاتی کی لٹپڑی ہو چکی تھی اور اس سے استفادہ کی صورت مفقود تھی اسکو اردو کا لباس پہنا کر علم فقہ کے شاقین کے لئے شانع کر دیا۔ اگر اس ترجمہ کے ساتھ اصل کتاب کا عربی متن بھی شائع کر دیا جاتا تو اس کی افادیت بہت بڑھ جاتی۔ امام موصوف کا یہ علمی کارنامہ جو عرصہ دراز سے طاق نسیان کی زینت بنا ہوا ہر زیور طبع سے آراستہ ہونے کے بعد محفوظ بھی ہو جاتا اور ہر صاحب علم اس سے براہ راست استفادہ بھی کر سکتا۔

عبدالرحیم اشرف صاحب بلوچ نے بڑی محنت سے اس کتاب کو اردو میں منتقل کیا ہے اگرچہ بعض مقامات پر اصلاح کی کافی گنجائش محسوس ہوتی۔ ہر اللہ تعالیٰ اس ادارہ کو ان توقعات پر پورا اترنے کی بیش از بیش توفیق مرحمت فرمائی جو قوم نے اس سے وابستہ کر رکھی ہیں۔

محمد کرم شاہ

